مرثیہ

ذی شرف، ذی حشم و جاہ تھے انصارِ حسینؑ
عارفِ حق تھے خود آگاہ تھے انصارِ حسینؑ
فخرِ انصار ید اللہ تھے انصارِ حسینؑ
جس سے دل ہلتے ہیں وہ آہ تھے انصارِ حسینؑ
ساتھ مولاؑ کے جو تھے جوہرِ فانی کی طرح
دلِ ایماں کو بچاتے رہے چھاتی کی طرح

وہبِ کلبی کا ہوا دشتِ بلا سے جو گزر
لئے جاتا تھا دلہن بیاہ کے وہ اپنے گھر
اس کے ہمراہ تھی ماں عاشقِ بنتِ حیدرؑ
ہو گئی وہ منہ کو بھی یہ کسی طرح خبر
میہماں صاحبِ تطہیر ہیں اس میدان میں
خیمہ زن حضرتِ شبیرؑ ہیں اس میدان میں

مضطرب شوقِ زیارت سے ہوئی نیک اساس
مع نوشاہ و عروس آگئی شبیرؑ کے پاس
دیکھا موجود ہیں اکبرؑ نہ جلو میں عباسؑ
خود ہیں تیارِ شہادت کو شہِ قدر شناس
سوئے مقتل جو رواں شاہِ امم ہوتے ہیں
شہ کو حلقے میں لئے اہلِ حرم روتے ہیں

گر پڑے پاؤں پہ مولاؑ کے وہ شیدائے بتولؑ
عرض کرنے لگی اے ابنِ علیؑ سبطِ رسولؐ
مجھکو بھی آپ کی نصرت کی سعادت ہو حصول
پیش کرتی ہوں جو نذرانہ وہ ہو جائے قبول
میرا فرزند بھی حضرت پہ فدا ہو جائے
کچھ تو حقِ فاطمہ زہراؑ کا ادا ہو جائے

www.emarsiya.com

وہبؑ کو دیکھ کے رونے لگے شاہِ والا
حسرتِ شادیِ اکبرؑ نے جگر خون کیا
آہ بھر کر طرفِ گنجِ شہیداں دیکھا
ٹکڑے قاسمؑ کے نظر آئے تو دل خون ہوا
کہا بی بی ترا فرزند ہے پیارا ہم کو
اس کی فرقت کا نہ دے داغ خدارا ہم کو

وہبؑ کلبی قدمِ سیدِ والا پہ گرا
عرض کی دیجئے مرنے کی اجازت مولاؑ
آپ کے بعد نہیں زندگی کا کوئی مزا
جلد ہو مجھکو عطا قربِ شہیدانِ وفا
فکر اب کوئی دلہن کی نہ غمِ دوراں ہے
شاد ہوں پنجتنؑ پاک یہی ارماں ہے

وہبؑ کو اذن دیا شاہ نے ہو کر مجبور
چلا مرنے کو وہ نوشاہ بقلبِ مسرور
کہا گھبرا کے دلہن نے کہ مرا کیا ہے قصور
ایسے منہ پھیر کے جانا ہے خلافِ دستور
عرض لونڈی کی بھی سنتے ہوئے جاؤ صاحب
مہر بخشوں گی مرے پاس تو آؤ صاحب

سن کے زوجہ کا بیاں وہبؑ پلٹ کر آئے
ماں نے آواز دی کیوں آتے ہو جاؤ پیارے
روکنے سے نہیں عقبیٰ کے مسافر رکتے
کہہ دو اب تم سے ملاقات یہ جنت میں کرے
اس سے باتوں کی بھلا کیا ہے ضرورت بیٹا
ناقص العقل ہوا کرتی ہے عورت بیٹا

بولی گھبرا کے دلہن آپ نہ کچھ فکر کریں ۔۔۔ میں نہ روکوں گی انہیں جائیں شہادت پائیں
لیکن اک لمحہ ٹھہر کر مری باتیں سن لیں ۔۔۔ ایک وعدہ یہ کریں ان کی شفاعت شہ دیں

چاہتی ہوں نہ یہ تنہا لبِ کوثر جائیں
اپنے ہمراہ مجھے خلد میں لیکر جائیں

سن کے اس بات کو فرمانے لگے شاہِ امم ۔۔۔ بی بی بیکار ہے تشویش عبث ہے یہ غم
وہبؓ کی سمت سے وعدہ کیے لیتے ہیں ہم ۔۔۔ یہ اکیلا نہ رواں ہوگا سوئے باغِ ارم

وہبؓ کلبی جو شہادت کا شرف پائیگا
ساتھ ہی تجھکو بھی فردوس میں لے جائیگا

سن کے مولاؑ سے یہ وعدہ ہوئی مسرور دلہن ۔۔۔ بولی ایک اور بھی عرض ہے یا شاہِ زمن
احترامِ آلِ نبیؐ کا تو کریں گے دشمن ۔۔۔ غیر ہوں میں مجھے کرلیں نہ گرفتارِ رسن

کریں بے پردہ نہ بے دین ستمگر مجھکو
اپنی خدمت میں رکھیں آپکی خواہر مجھکو

ذکرِ بے پردگی سنکر شہِ والا تڑپے ۔۔۔ دیکھا بہنوں کی طرف اشک بہا کر رو دیے
کیا خبر پردہ حرم کا بھی رہے یا نہ رہے ۔۔۔ وعدہ کرتا ہوں میں اس امر کا لیکن تجھ سے

تجھ کو پردے کا یہ انعام میسر ہوگا
دامنِ بنتِ پیمبرؐ ترے سر پہ ہوگا

www.emarsiya.com

اذن جب سب سے ملا، رن کو چلا وہبؓ دلبر ۔۔۔ حملہ روباہ کے لشکر پہ کیا صورتِ شیر
نظر آنے لگے اشرار کے لاشوں کے ڈھیر ۔۔۔ صف الٹنے میں لگی آنکھ جھپکنے کی دیر

سامنا کرنے سے سیّاف جو کتراتے تھے
مرحبا وہبؓ کو مولاؑ بھی کہے جاتے تھے

ہو کے مجروح گرا خاک پہ جب وہبؓ جری ۔۔۔ چوب خیمہ لئے زوجہ سرِ میداں پہنچی
مارتی تھی اسے سر کاٹنے آتا جو شقی ۔۔۔ سر پہ اس مومنہ کے گرز کی اک ضرب پڑی

شرط پوری ہوئی مجروح دلہن دولہا کی
خلد میں ساتھ گئی روح دلہن دولہا کی

وہبؓ کا سر جو لعیں نے سوئے خیمہ پھینکا ۔۔۔ دوڑ کر ماں نے اٹھایا اسے سر پہ رکھا
چوم کر منہ کہا حق دودھ کا میں نے بخشا ۔۔۔ پھینک کر سر طرفِ لشکرِ اعدا یہ کہا

رکھوں کیوں پاس امامؑ ازلی کا صدقہ
تم ہی لے لو یہ حسینؑ ابنِ علیؑ کا صدقہ

خیمے میں حضرتِ زینبؑ نے بلایا اسکو ۔۔۔ یہ شرف بخشا کہ سینے سے لگایا اس کو
اس نے احساں جو کیا تھا وہ جتایا اسکو ۔۔۔ پرسہ رو رو کے دیا اور سنایا اس کو

ہم پریشان ہیں کیا دیں تجھے احساں کا صلہ
فاطمہؑ دیں گی جناں میں تجھے احساس کا صلہ

پاؤں پر حضرتِ زینبؑ کے وہ دیندار گری | بولی میرا انہیں احسان کسی پر کوئی
بخشے اللہ رہی فرض میں جو کوتاہی | عرض کر فاطمہؑ زہراؑ سے ظہور اب تو بھی
جتنے عصیاں ہیں بحل صاحبِ تطہیر کریں
میرے ہر دکھ کی دوا حضرتِ شبیرؑ کریں

مرثیہ پرسہ شہدائے کربلا شامِ غریباں

افسوس ظالموں نے عجب ظلم ڈھائے ہیں | آلِ نبیؐ کے خون سے دریا بہائے ہیں
اس حادثے نے مومنوں کے دل ہلائے ہیں | پسماندگاں عزیزوں کو رونے نہ پائے ہیں
مضطر ہیں خاکِ گرم پہ ناچار سوگوار
پیاروں کا پرسہ دیں انہیں دیندار سوگوار

یا مصطفیٰؐ حبیبِ خدا۔ پرسہ لیجئے | کیسے کہیں حضور سے ہم صبر کیجئے
اب فاقہ توڑ لیجئے پانی تو پیجئے | ٹوٹے ہوئے دلوں کو دلاسہ تو دیجئے
سورج بنا چراغِ لبِ بام۔ بچ گیا
حضرت کا گھر اُجڑ گیا۔ اسلام بچ گیا

یا مرتضیٰ علیؑ ولی شاہِ انس و جاں | افسوس آج لُٹ گیا حضرت کا گلستاں
مولا یہ گرم ریت یہ مغموم بیٹیاں | منہ پر ہے خاک سر پہ جلے خیموں کا دھواں
حاضر ہوئے ہیں چند عزادار یا علیؑ
پرسہ قبول کیجئے یا مرتضیٰ علیؑ